نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۱ر — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴۲ - جلد ۳ — لودیانہ ۲۱ - اکتوبر ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

اشتہار

از

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ انکے قایمقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانیکی ضرورت ہو پیش کش کے لئے التماس کرتے ہیں +

صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیاء کی خرید فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہے اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیاء کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہے پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہے کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں +

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن مشن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور ویلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں +

جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نورافشاں سے دریافت کر سکتے ہیں +

اے باپ عزیز خدا رحیم
مجھے روح پاک کے اثر سے
تو دفع کر بد خواہش کو
دل میرا اپنی اور لگا
روح القدس کا پھل عرفان کر
ہدایت میری کرنے کو

محبت تیری ہے عظیم
تو زندگی اور طاقت دے
کہ میری نیت نئی ہو
اور مجھ سے اپنی حمد کرا
سب فضل کا وہ بانی ہے
وہ سدا میرا ہادی ہو

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بقیہ - مالیر کوٹلے والوں کا سرا میں آنا

غرض تیار ہو چکنے کے بعد پہلے پہل وہ کارتوس ہیم پور کی - ۱۹ - رجمنٹ کو تقسیم ہوئی اور آپ نے سن لیا ہوگا کہ اُس رجمنٹ نے اسباب سے صاف انکار کر دیا تھا بھلا ایسی چیز کو سوا کرشتانوں کے اور کون ہاتھ لگاتا اور مونھ میں لیکر کاٹ سکتا ہے اسبات کا انگریزوں میں بڑا چرچا پھیلا بہت کونسلیں ہوئیں اور مدت تک خفیہ خفیہ کھچڑی پکتی رہی - پلٹنیں اپنی اپنی کمپنیوں میں اگرچہ اس پتنگ رہے میجر صاحب خدا آنکھیں دکھا چکا اور کرنیل صاحب بھی جیتے کی سی بھلاوی اور ڈوم ڈراوے دیکر تھک گیا مگر فوج نے ایک نہ مانا پلٹن کے سرداروں کو بھی بنگلوں پر بلا کر بہت سی گیدڑ بھبکیاں دیتے تھے مگر وہاں میں اگرچہ وقت پاتے تو سپاہیوں سے یہی مشورے کرتے کہ کہو بھائی اب تو یا دین کھوئے بن آتی ہے یا جان سے ہاتھ

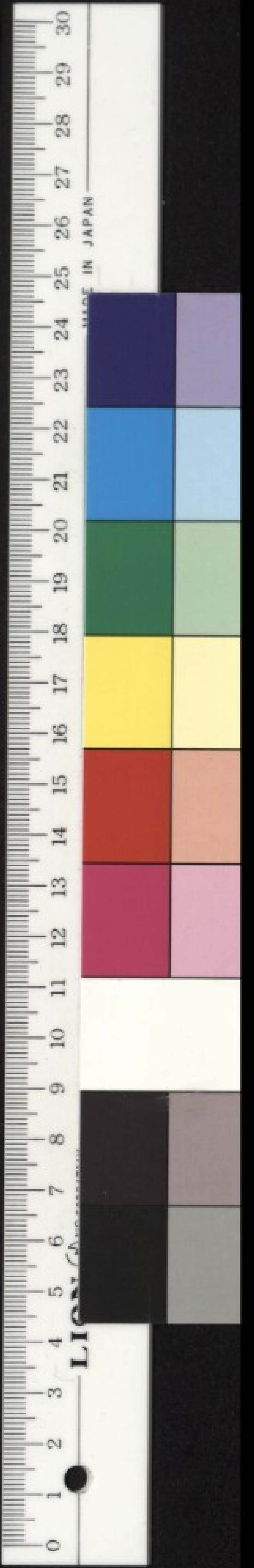
دھوے رہ آتی ہو دونوں میں سے ایک نہ ایک تو ضرور کرنا پڑے گا سو ہم سے دہرم تو چھوڑا نہیں جاتا البتہ مرنا قبول ہی اور مرنا بھی اگر چپ چاپ منظور کر لیا تو نہیں بدنامی ہوگی اگر صلاح ہو تو ان کافروں کے ساتھ دو ہاتھ کر کے تو مریں ۔ اسمیں مختلف صلاحیں ہوئیں کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی کچھ ہندوؤں نے اتفاق کر کے کہا کہ ہم سب کے سب مسلمانوں کے پیچھے ہیں یہہ لوگ اشراف اور بھلے مانس ہیں جس راہ ہمکو چلاوینگے اسی راہ ہم چلینگے گو انکے اور ہمارے دہرم میں ذمین کی مدد کی ہوئی ہو مگر جبکہ ایک ہی بیڑے کے اسوار ہیں تو ہمکو انکی مطابعت ضرور ہو آخر پلٹن کے سیانے آدمیوں نے سوچ ساچ کر یہہ بات نکالی کہ تم دیکھتے کیا ہو انگریز کی اسوقت کیا مجال کہ سپاہ کے مخالف مرضی کچھ بھی حکم احکام جاری کر سکے وہ تو آٹے میں لون ہیں سپاہ جہاں دیکھو سارے ہندوستان میں ہمارے بھائی بندوں کی بہرتی ہوئی ہوئی ہو اچھا ہے اگر انگریز اگر ذراسی بھی حکومت کی دکھاوینگے یا ہسے جبراً کار توس کٹوا وینگے تو ہم ایک ہی دم میں انکو مار کر قتل کر دینگے غرض اسی مضمون کی چٹھیاں جابجا عام پلٹنوں اور رسالوں میں چلنے لگیں اور کل سپاہ نے اتفاق کر کے ایکدن مقرر کر دیا کہ اس رات اچانک کی چھاؤنی سے پشاور تک اور مدراس سے اودہ تک غرض سب جگہ کی فوج اٹھ کر انگریزوں کو معہ زن و بچہ تہ تیغ کرے اور قتل ایسی ہو کر انمیں سے اپنے ملک کو واپس جا کر خبر دینیوالا بھی کوئی نہ رہے یعنے ہندوستان کی سرزمین سے انکا بالکل تخم مٹا دیا جاوے ابھی اس قسم کے خط خطوط جاری ہی تھے کہ اودہر سے لاٹ صاحب بہادر نے کونسلوں کے بعد دفعتاً اس پلٹن کے توڑانے کا حکم بھیجدیا بھائی اسوقت کی حالت مجھسے مت پوچھو ان ظالموں نے ایک ہی منٹ میں ہزار آدمیونکی ہوئی

اور ہتھیار چھین کر انکو بے پروا کر چھوڑ دیا آخر ہم لوگ خالی ہاتھ پریس کے عالم میں دربدر خاک بسر وہاں سے چل پڑے مگر سبھوں نے حلفاً یہہ ٹھہرائی کہ کوئی ہم میں سے اپنے گھر کا سونہہ نہ دیکھے جب تک کہ ہندوستان کی تمام فوج کو پھر اپنا حال دیکھا کر یہہ منادی نہ کر لیوے کہ کوئی ایک باپ کا بیٹا جسکو دھرم عزیز ہو یہہ کارتوس مونہہ میں نہ لے ۔ غرض سب سپاہی جابجا دوڑ پڑے مجھ ہی کو دیکھو کہ کہاں اچانک اور کہاں میرٹھ پھر بھی رات دن ایک کر کے ۷ ۔ ۸ ۔ دن کے عرصہ میں وہاں پہونچا اور سبب یہہ تھا کہ میرٹھ میں ہمارے گاؤں کے دو سو آدمی بھرتی تھے ان لوگونکو سب طرح پختہ کر کے پھر دہلی میں آیا اور وہاں پر آرام لینے نہیں پایا تھا کہ پھر ادھر کو چل نکلا اب اسوقت تمہارے روبرو بیٹھا تو ہوں مگر دیکھیں یہی کھٹکا لگا ہوا ہو کہ گھڑی تک یا پل تک دیکھیں کیا خبر نکلتی ہو اب آگے آپ سمجھ لیں کہ یہہ معاملہ یکایک طے ہونیوالا ہرگز نہیں ۔ بختیار نے کہا فی الحقیقت بات تو بگڑتی نظر آتی ہو مگر جسکو خدا قایم رکھنا چاہے اسکو کون بگاڑ سکے جسکا وہ نگہبان اسکا کیا نقصان آج انگریزوں پر خدا کا بڑا اقبال ہو اور جب تک یہہ قایم ہیں کیکو انکے آگے دم مارنیکی مجال نہیں اور بالفرض اگر انکی قوم ہندوستان کے سطح پر سے بالکل غارت بھی ہو جاوے اور بقول آپکے کوئی خبر دینیوالا بھی نہ بچے تاہم انکی ولایت کا راستہ کیا بالکل بند ہو جائیگا اور ادہر سے کوئی بھی آنیوالا نہیں رہیگا بھائی تمہارا خیال کہاں گیا ہو ذرا سمجھو تو سہی فرنگی اس قسم کے لوگ تو نہیں ہیں کہ ایک ہی دفعہ شکست کھا اور سونہہ سر چھپا اپنے ملک میں جا بیٹھینگے اور پھر کبھی ہندوستان کی مہم کا قصد نہیں کرینگے ۔ صاحب میں انکی ہمت کو خوب جانتا ہوں اور اچھی طرح پہچانتا ہوں کہ یہہ سوقت اور کسی حالت میں بھی مایوس

نہیں ہوا کرتے کسی ادنے کام میں انکو لگا کر دیکھو اگر دس دفعہ وہ کام بگڑ جاوے تاہم دسوں دفعہ ہی اسکے بنانے کے لئے مستعد ہیں اور کبھی پورا کئے بغیر نہیں چھوڑتے تمنے تو تواریخ تو کاہیکو دیکھی ہوگی ۔ ایکدفعہ انگریزونکی امریکہ والونکے ساتھ لڑائی ہوئی ہو اور لڑائی بھی وہ جسکے نام سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں غرض کشت و خون بلکہ نے یہاں تک طول کھینچا ۔۔۔۔ سال کے عرصہ میں ایکدم بھی ٹھنڈا نہیں ہوا طرفین نے بڑی بڑی شکستیں کہائیں اور سخت ذلتیں اوٹھائیں فریقین کے ہمراہی ہزار ہا کھیت رہے مگر نرم ہوتا کوئی بھی نظر نہ آیا جسکو دیکھو چلتے کھنچے ہوئے ہو لاچار دونوں کو آپسمیں صلح کرنی پڑی امریکا والوں نے اپنی ازادی قایم کر والی اور یہہ لوگ کینیڈا پر قابض ہو کر خوش بخوش اپنے گھر آبیٹھے غرض صلح ہونے پر دونوں نے میدان جنگ کو سلام کیا ورنہ خدا معلوم نوبت کہاں تک پہونچتی ۔ بھائی یہہ سکھونکی لڑائی نہیں سمجھ رکھنا جیسا انہوں نے ایکدفعہ فیروزشہر میں شکست کھائی ہو تو پھر بھاگنے کو راہ نظر نہ آئی ایک حمایت سے ایسا خوف انکے دلپر بیٹھا کیا ممکن پھر میدان کیطرف مونہہ کر جاویں اور ایسی زک اٹھائی کہ آج تک ہوش نہیں سنبھال سکتے

باقی ہفتہ آیندہ

مسیح کی میری ہو ثنا خوٗ — مسیحا میری خبر لے
مسیح نے میری جاں بچائی — مسیحا میری خبر لے
تاریکی میرے دل پہ چھائی — شیطان گرجتے ببر سے
عذاب کی دہشت دل میں آئی — مسیحا میری خبر لے
صلیب پر تو نے موت پائی — اور پھر جی اٹھا قبر سے
نجات کی راہ اس سے بنائی — مسیحا میری خبر لے
ایمان و پیار کی کل کشائی — دنیا گناہ کے جبر سے
مسیحا مجھے دے رہائی — مسیحا میری خبر لے





نرم مزاجی اور انصاف پسندی کی ضرورت

اکثر ایسے لوگ ہیں کہ جس وقت وہ اور مذہبوں کی تعلیم سنتے ہیں اُن کے دلوں میں تعصب اور دشمنی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ اُن کے دلائل اچھی طرح سن سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب ہمارے دل میں اتنا بڑا جوش ہو تو ہم سچ کو جھوٹھ سے اور نیکی کو بدی سے ہرگز تمیز نہیں کر سکتے۔ اور اسمیں کچھ شک نہیں کہ دنیا میں سچ اور جھوٹھ ایسے ملے ہوئے ہیں کہ اُنکا جدا کرنا بہت ہی مشکل ہے اس کام کے لئے نرم مزاجی اور انصاف پسندی بہت ضروریات سے ہے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی خدا کے برگزیدے ہیں اور اور سب بے ایمان ہم دانا اور اور لوگ سب نادان ہیں باوجودیکہ اُن سے اچھی طرح واقف بھی نہیں ہیں پر اُنکی تعلیم سے نفرت کرتے ہیں۔ ایک روز عیسیٰ نے ایک شخص فیلبوس نامی کو کہا کہ میرے پیچھے چل۔ اور فیلبوس نے نتھانیل کو ملکر کہا کہ جسکا موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے صحیفوں میں ذکر کیا ہے ہمنے اُس سے پایا۔ وہ عیسیٰ ناصرہ کا رہنے والا ہے۔ نتھانیل نے جواب دیا کہ کوئی اچھی چیز ناصرہ سے نہیں نکل سکتی۔ ویسا ہی معاملہ اب تک ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کو حقیر جانتی ہے چین کے باشندے اپنے تئیں آسمانی جانتے اور اور سب لوگوں کو وحشی کہتے ہیں۔ برہمن لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم پرمیشر کے منہ سے نکلے ہیں اور اور ملکوں کے لوگ ملیچھ ہیں۔ لیکن یہ ضد اور مغروری اچھی نہیں ہے کیونکہ ہم سب خدا کی پیدائش ہیں وہ کسی قوم کو حقیر نہیں جانتا سب پر مینہہ برساتا اور سورج چمکاتا ہے اور ہم سب کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا اور اسواسطے پیدا کیا کہ ہم حق جوئی کریں اور حق کو پاکے پھر اُسکو کبھی نہ چھوڑیں اور ہمیشہ

اُسکے فرمانبردار ہیں۔ اکثر کہتے ہیں کہ ہمارا دین سچا ہے جیسے محمدی سمجھتے ہیں کہ ہمارا دین سچا ہے اور ہندو خیال کرتے ہیں کہ ہمارا سچا ہے اور آتش پرستوں کا گمان ہے کہ ہمارا سچا ہے پر اگر کوئی شخص اُنمیں سے ہر ایک کو پوچھے کہ تم یہ گمان کیوں کرتے ہو تو وہ معقول جواب کچھ نہیں دے سکتے اور جب تم اچھی طرح سے دریافت کرو تو معلوم ہوجائیگا کہ شاید وہ اسلئے اپنے مذہب کو مانتے ہیں کہ اُن کے ماباپ اُس مذہب کو پشت در پشت مانتے چلے آئے ہیں خواہ وہ جھوٹھ ہی ہو۔ نادان اور جاہل تو اس سے فریب کھاتے ہیں۔ مگر عاقل اور عالم کیوں فریب کھاتے ہیں۔ اُنکو تو مناسب ہے کہ جس بات کو رد کریں اُسکے رد ہونے کی دلیل بتادیں +

اکثر محمدی لوگ جو انجیل پر اعتراض کرتے ہیں ہم اُن اعتراضوں کا جواب لکھتے ہیں مہربانی کرکے اُن پر غور کرو اور عقل سے دریافت کرو۔ اگر وہ سچے ہوں تو قبول کرو اگر جھوٹھے ہوں تو بیشک رد کرو۔ بہت محمدی جو انجیل پر اعتراض کرتے ہیں اگر کوئی اُنسے کہے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ انجیل کلام اللہ اور صحیح اور برحق ہے تو کہتے ہیں وہ انجیل جسکا ذکر قرآن میں ہے اب موجود نہیں یہہ انجیل ناقص اور جھوٹی ہے۔ اُن کے اِس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ محمدیوں کی سمجھ میں حقیقی انجیل ساتویں صدی عیسوی تک موجود تھی کیونکہ اُس صدی میں محمد نے قرآن اہل عرب کو دیا اور اُس میں اکثر مقام پر لکھا ہے کہ انجیل برحق ہے۔ پس عیسائی اور محمدی دونو متفق ہیں کہ محمد کے وقت میں یعنے ساتویں صدی عیسوی کے شروع میں حقیقی انجیل موجود تھی۔ لیکن پوشیدہ نرہے کہ اُس زمانہ سے لیکر آجتک بیشمار عیسائی لوگ دنیا میں چلے آتے ہیں اور یہہ مختلف ملکوں کے رہنے والے ہیں اور اُنمیں بہت سے فرقے ہیں۔ اِن سببوں سے محمد صاحب کے پیچھے انجیل کو بدلنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ پس اب محمدی غور کریں کہ اگر پنجاب کے عالم قرآن

کو بدل دیویں تو اور ملک یعنے عرب و مصر و شام و روم وغیرہ میں کسطرح بدلا جاویگا یا شیعہ لوگ آپس میں اتفاق کرکے قرآن بدل دیویں تو اور لوگ یعنے سُنی صوفی اور وہابی وغیرہ کسطرح بدلنے دیوینگے۔ پس اسیطرح اگر عیسائیوں میں سے ایک قوم یا ایک فرقہ انجیل کو بدل دے تو اور قوم یا فرقے کب انجیل کو بدلنے دیگا۔ اور یہہ بھی واضح ہو کہ عیسائیوں کے پاس بہت سی کتابیں ہیں جو محمد صاحب کے زمانہ سے پیشتر موجود تھیں اور اُن میں انجیل کی تعلیم کا ذکر اکثر جگہ ہے جو شخص چاہے لاہور کے پادری صاحبوں سے لیکر دیکھ لے اور اگر کوئی آدمی اِن کتابوں کو حال کی مروجہ انجیل سے مقابلہ کریگا تو اُسکو معلوم ہوگا کہ جو انجیل محمد صاحب سے پیشتر پائی جاتی تھی حال کے عیسائی بھی اُسی انجیل کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ انجیل اُن کے پاس ہے یہہ بھی سمجھو کہ جب کوئی کتاب بخوبی جاری ہوجاوے اور بیشمار لوگ اُس سے واقف ہوجاویں تو اُسکے عوض میں دوسری ناقص اور جھوٹی کتاب کو جاری کرنا ناممکن ہے۔ مثلاً اگر کوئی نئی گلستاں اِس زمانہ میں تصنیف کرے اور لوگوں کو کہے کہ یہی اصل گلستاں ہے یہہ کب ہوسکتا ہے کہ سب اپنی پرانی گلستاں کو بالکل بھول جاویں اور نئی گلستان کو قبول کریں۔ پس جب یہہ ایک شہر میں نہیں ہوسکتا تو کسطرح کئی ایک بڑے ملکوں میں ہوسکتا ہے۔ اور یہہ بھی واضح ہو کہ مسیح کے زمانہ سے لیکر آجتک عیسائیوں کے بہت دشمن وقتاً فوقتاً چلے آئے ہیں جنکی تحریریں ابتک موجود ہیں مگر وہ کہیں نہیں لکھتے کہ عیسائیوں نے اپنی کتاب کو بدل ڈالا ہے۔ اگر کوئی شخص اِن باتوں کو نہ مانے اور یہی سمجھے کہ عیسائیوں نے اپنی کتابوں کو جان بوجھ کے خراب کیا ہے تو ہم اُسپر تین چار سوال کرتے ہیں +

پہلا سوال۔ عیسائیوں کو اِس حرکت سے کیا فایدہ ہوا دنیا میں پایا ہوگا آخرت میں۔ دوسرا سوال۔ کیا حرف

عیسائی لوگ ایسے جاہل اور بے دین ہوئے کہ انھوں نے اپنی کتابوں کو آپ بگاڑ دیا یا کسی دوسرے نے بھی اپنی دینی کتاب کو بگاڑا ہی۔ تیسرا اگر عیسائیوں نے اپنی کتاب کو بگاڑا ہو تو بیشک اُن کو معلوم بھی ہوگا کہ ہمنے یہہ حرکت کی ہی پھر کس طرح سے وہ اپنی انجیل پر ایمان لاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اور سب لوگ بھی اُسپر یقین لاویں۔ یہہ تو ظاہر ہی کہ یہہ لوگ اپنے وطن چھوڑ کر ساری دنیا میں جاتے ہیں نہ صرف اُن ملکوں میں جن میں انگریزوں کی بادشاہت ہی بلکہ اور اور جگہہ یعنے روم اور شام مصر ایران چین جاپان وغیرہ میں جاکر انجیل سناتے ہیں چھاپخانہ بناکے کتابیں چھپواتے ہیں اور مفت بانٹتے ہیں اور مدرسہ بناکر بے شمار طالب علموں کو پڑھاتے ہیں۔ اگر اُن کو معلوم ہو کہ یہہ کتاب جھوٹی ہی تو کیونکر اس پر اتنا خرچ کر کے صدہا زبانوں میں اُسکا ترجمہ کریں۔ چوتھا سوال یہہ کہ انہوں نے کس زمانہ میں یہہ حرکت کی اور کس شہر میں کوشش کر کے اِس کام کو انجام کیا اور کسواسطے کیا اور سب سے پیچھے یہہ سوال ہی کہ اصلی انجیل کے نسخے جو محمد صاحب کے وقت میں ہزاروں گاؤں اور قصبوں اور شہروں میں موجود تھے کہاں گئے۔ فی الواقع وہی قدیمی انجیلیں جو محمد صاحب کے وقت موجود تھیں ابتک موجود ہیں جو کوئی چاہے لنڈن پیرس روم پیٹرزبرگ کیمبرج اکسفورڈ کے کتب خانوں میں جاکر دریافت کرلے پس جو کوئی اس انجیل پر اعتراض کرتا ہو وہ خوب سمجھے کہ میں اصلی انجیل پر اعتراض کرتا ہوں +

اب ہم اُن اعتراضوں کا جو محمدیوں نے انجیل پر کئے ہیں جواب دیتے ہیں۔ مگر اول خدا کی جناب سے دعا مانگتے ہیں کہ یا الٰہی ہماری عقل کو روشن کر اور ہمارے دلوں کو صاف کر اور ہمکو اس مشکل کام میں مدد بخش کہ ہم سچ اور جھوٹھ میں فرق کریں + باقی ہفتہ آئندہ

منقولات

بقیہ درس درباب تثلیث

جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں آئیگا دیکھو وہ یقیناً آئیگا رب الافواج فرماتا ہی۔ اور پھر یسعیاہ کے ۴۰ باب کی ۳ آیت میں یوں رقم ہی کہ ایک منادی کرنیوالے کی آواز بیابان میں یہوواہ کی راہ درست کرو جنگل میں ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہ راہ درست کرو۔ اب غور کا مقام ہی کہ یہہ اسم الاعظم یعنے یہوواہ کا اسم جسکو قوم یہود آجتک بڑی تعظیم کے ساتھ استعمال کرتی ہی ایسا کہ کلام کے پڑھتے وقت بھی وہ اُسکو لینے میں ڈرتی اور اس کے عوض میں ادونائی اسم کو کام میں لاتی ہی اور جو کل کلام پاک میں ذات بے مثال کے سوا اور کسی کو نہیں دیا گیا ہی خود رب الافواج سے مسیح کو دیا جائے۔ اور نبی سے مشتہر کرایا جائے کہ یہہ وہ ہی جسکا ذکر یسعیاہ نبی نے کیا ہی کہ جنگل میں ایک پکارنیوالے کی آواز ہی کہ یہوواہ کی راہ کو درست کرو اور اُسکے رستوں کو سیدھا بناؤ متی ۳ باب ۳ آیت۔ پس اے صاحبو یہہ بات آپ لوگوں سے مخفی نہ ہے کہ اگر یہہ کلام سمجھے کہ یہودی اور عیسائی جاہل ہیں بہ برہان کلام اللہ ہی تو اُسکی رو سے ہم آپ لوگوں کے بیچ اعلان کرتے ہیں مسیح کا بھی تثلیث فی الوحدت کا اقنیم ثانی ہونا ثابت ہی۔ اور نہ صرف یہہ بات اِن دو تین آیات مذکور الصدر سے ثابت ہوتی ہی بلکہ پاک کلام میں بہت سی ایسی آیتیں ہیں جو مسیح کو تثلیث فی الوحدت کا اقنیم ثانی قرار دیتی ہیں۔ مثلاً وہ ظاہر کرتی ہیں کہ پیشتر اسسے کہ مسیح مریم باکرہ سے پیدا ہوا موجود تھا یوحناہ ۸ باب ۵۸ آیت ۱۷ باب ۵ آیت ۳ باب ۳۱ آیت ۱۳ باب ۲۸ آیت۔ کہ خدا کے سب نام اور خطاب اُسکو محسوب ہیں یعنے یہوواہ یرمیاہ ۲۳ باب ۶ آیت خدائے قادر مطلق ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ۔ یسعیاہ ۹ باب ۶ آیت خدا۔ یوحنا ۱ باب ۱ آیت عبرانیوں کا ۱ باب ۸ آیت سب کا خدا۔ رومیوں کا ۹ باب ۵ آیت خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی ۱ یوحناہ ۵ باب ۲۰ آیت الفا و میگا یعنے اول و آخر اور قادر مطلق مکاشفات ۱ باب ۸ آیت سارے الٰہی اوصاف بھی اُسکو تثلیث کا دوسرا اقنیم قرار دیتے ہیں۔ مثلاً اُسکا ازل سے ہونا یوحناہ ۱ باب ۱ آیت ۱۷ باب ۵ آیت مکاشفات ۱ باب ۸ آیت ۲۲ باب ۱۳ آیت۔ اُسکی ثباتی اور بے پروائی عبرانیوں کا پہلا باب ۱۰ و ۱۱ آیت ۱۳ باب ۸ آیت اُسکی ہمہ جا حاضری متی ۱۸ باب ۲۰ آیت یوحنا ۳ باب ۱۳ آیت اُسکی ہمہ دانی متی ۱۱ باب ۲۷ آیت یوحنا ۲ باب ۲۵ آیت مکاشفات ۲ باب ۲۳ آیت اُسکا قادر مطلق ہونا یوحناہ باب ۵ آیت ۱۹ عبرانیوں کا ۱ باب ۳ آیت سارے الٰہی کاموں کا اُسکو محسوب ہونا مثلاً پیدایش و یوحنا ۱ باب ۳ سے ۱۰ آیت قلسیوں کا ۱ باب ۱۶ و ۱۷ آیات سنبھالنا اور سب کچھ کا بحال رکھنا عبرانیوں کا پہلا باب ۳ آیت قلسیوں کا پہلا باب ۱۷ آیت متی ۲۸ باب ۱۸ آیت آخری عدالت یوحناہ ۵ باب ۲۲ آیت متی ۲۵ باب ۳۱ و ۳۲ آیت ۲ قرنتیوں کا ۵ باب ۱۰ آیت اُسکا ہمیشہ کی زندگی کو دینا یوحنا ۱۰ باب ۲۸ آیت روح القدس کا بھیجنا یوحناہ ۱۶ باب ۷ آیت تقدیس عطا کرنا افسیوں کا ۵ باب ۲۵ سے ۲۷ آیت تک اُسکو الٰہی عبادت کا محسوب ہونا عبرانیوں کا پہلا باب ۶ آیت مکاشفات ۱ باب ۵ و ۶ آیت ۵ باب ۱۱ و ۱۲ آیات پہلا قرنتیوں کا ۱ باب ۲ آیت یوحناہ ۵ باب ۲۳ آیت اُسکے نام پر لوگوں کو بپتسمہ دینا متی ۲۸ باب ۱۹ آیت غرض کہ یہہ اور اور بہتری ایسی آیتیں ہیں جو مسیح کی ذات کو تثلیث کا دوسرا اقنوم قرار دیتے ہیں اور وحدت



کو تثلیث پر اور تثلیث کو وحدت پر ثابت کرتی ہیں - اور اسلئے کہ یہہ کلام کی تعلیم ہر ہم کلام کے پیروں میں پر اسکا ایسا ہی ماننا اور اپنے خدا کے فرمانکے مطابق اسکو اور وں پر بھی ظاہر کرنا فرض و مناسب ہو آگے ماننا نہ ماننا سامعین کا کام ہے +

پھر تثلیث فی الوحدت کے تیسرے فرد یعنے روح القدس کی بابت یوں لکھا ہو کہ اے حنانیاہ کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا کہ تو روح القدس سے جھوٹھ بولے اور زمین کی قیمت میں سے کچھ رکھہ چھوڑے - کیا جب تک تیرے پاس تھی تیری نہ تھی - اور جب بیچی گئی تب تیرے اختیار میں نہ رہی - تونے کیوں اسبات کو اپنے دلمیں جگہ دی - تو آدمیوں سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹھ بولا -

باقی ہفتہ آیندہ

مراسلات

جالندہر کا دسہرہ اور منڈی

دسہرہ وہی معمولی میلا ہو جو ہر سال رام اور راون کے عظیم معرکہ کی یادگار میں اصل کی نقل پر ہندوؤں کے بڑے بڑے قصبوں میں ہوا کرتا ہو انکی مذہبی تواریخ سے اصل معرکہ کا ہونا تو چیت کے مہینہ میں ثابت ہو مگر اس نقل کے لیئے ایام کی تبدیلی معلوم نہیں کیا وجہ رکھتی ہو خیر وہ وجہ کچھہ ہی ہو اس سے ہمکو سردست چنداں غرض نہیں اسکی بحث پھر کبھی حال میں صرف جالندہر کے میلے اور منڈی کی عام حالت کا بیان کرنا مطلوب ہو سو وہ مختصر طور پر لکھا جاتا ہو رام میلا کا میلا اسجگہ بڑی ٹھاٹھہ کے ساتھہ ۲۹ ستمبر سے شروع ہو کر ۱۰ - اکتوبر کی شام کو راون کے اوڑانے پر ختم ہوا ان گیارہ دنوں میں شہر اور گرد و جوار کے دیہاتی زن و مرد کا ہجوم انکی تماش بینی کے شوق کو جنہیں شاید مذہب کو بہت دخل تھا پرلے درجہ کی ترقی پر ثابت کرتا ہو - عورات کا تعداد اگر مردوں سے بڑھکر نہ تھا تو برابر ہو نہیں بھی کسیطرح کم نہیں سمجھا گیا چنانچہ خاص دسہرہ کے روز ایک پاؤں بھاری یعنے حاملہ ہندو عورت جسکے دن پورے ہونے پر تھے اسحالت میں بھی میلا دیکھنے سے باز نہ رہ سکی اور میلا میں پہونچ مصنوعی راون کو دیکھتے ہی اپنے بار شکم سے سبکدوش ہوئی بیشک لڑکے کی امید سے آئی ہوگی مگر ہوئی لڑکی شاید ان کے بجائے سوپ نکھانے اُسپر سایہ ڈالدیا ہوگا غرض ایسے اعتقاد مندیوں یا تماش بینوں سے اُس رونکی بھیڑ بھاڑ کا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں - بڑی بات یہہ ہو کر جاٹوں کی وحشیانہ حرکتوں اور فحش گیتوں سے جو بے حیثیت سازونکے ساتھہ گائے جاتے ہیں اکثر ایسے موقعوں پر رکے نہیں رہ سکتے بہت کچھہ امن رہا اور نہ کسی بدکار مرد یا عورت کو اپنی بدکاری دکھانے کا حوصلہ ملا یہہ پولیس کی کوششونکا نتیجہ ہو جسکا سر کوپ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ اپنے ماتحتونکو نگرانی میں ہمہ تن معروف رکھتا رہا بہت کچھہ اسمیں منشی نرائن داس صاحب تحصیلدار کے انتظام اور رعب و داب کو بھی دخل ہو جسکو امن قایم رکھنیکا ازبس خیال تھا - دسہرے کے قدیمی مقام کی مجبوری تبدیلی جو کثرت سیلاب کے سبب ہوئی ہماری دانست میں بہت اچھی ہو بشرطیکہ آیندہ بھی جدید مقام یعنے عیدگاہ کا میدان قایم رہے کیونکہ قدیم مقام کی تنگی اتنی بڑے ہجوم کی مشکل سے گنجایش رکھہ سکتی ہو - مصنوعی راون کی لاتونمیں خلاف عادت بڑے بڑے شتیروں کا نہ لگایا جانا اور پھر رنگ سے اوسکا نہ اڑنا بھی بہت اچھا ہوا ورنہ گذشتہ سال کی طرح جانونکی نقصان کا احتمال تھا - اب ہم منڈی کے حالات کیطرف متوجہ ہوتے ہیں اور اُسکا تھوڑا ذکر کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں چھہ سال سے پہلے اس شہر اور نیز اسکے متعلقات میں منڈی کا کچھہ چرچا تھا کرتار پور کی بیساکھی پر پہلی دفعہ اسکی تجویز ہوئی تھی مگر صدر سے فاصلے پر ہونے اور اُس قصبے میں کسی لایق معاون کے نہ ہونے کے سبب رہ گئی پھر جالندہر میں امام ناصر الدین کے میلے پر غالباً ۱۸۶۹ء میں اُسنے موقع پایا تھا مگر کبھی ایک موانعات سے جنمیں موسم کی عدم مناسبت اور جگہ کی تنگی بھی شامل ہی چلتی نظر نہ آئی - آخر مسٹر ڈسلی ساڈرس نے جو بڑا کام کا حاکم اور ملکی ترقیکا مشتاق تھا دسہرہ کے میلے کو نہایت غور کے ساتھہ اسکام کے لایق تصور کیا چنانچہ سنہ کے دسہرہ میں اُسنے باعانت مسٹر کرسٹی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ جو ایسے ایسے انتظاموں میں بلا کا دماغ رکھتا تھا از سر نو منڈیکی بنیاد ڈالی مگر چونکہ ایسے کاموں کا جاری کرنا ابتدا میں آسان نہیں ہوا کرتا اسواسطے تجویز ہوئی کہ مویشیونکے ساتھہ ہر قسم کے لڑنے بولنے اور کھیل کے جانور مثلاً مرغ تیتر بلبل سرخ اغن طوطے کبوتر ریچھہ تیندوہ وغیرہ ہر صنعت کے دل بہلانے والے ارباب نشاط جیسا رقاصہ عورات نقال اور قوال شہنائی نواز زنخے بازیگر کشتی گیر سونچی پکی کھیلنے والے جاٹ وغیرہ وغیرہ بھی بلوائے جاویں اور ان لوگونکی کار گذاریونکا بھی برابر انعام ملے غرض ان تدبیروں سے اُن دو نو مدبر اور دور اندیش حاکموں نے منڈی شروع کی اور فی الحقیقت اپنی کوششونمیں ازبس کامیاب بھی ہوئے تب سے اسکی بنیاد ایسی قایم ہوگئی کہ جیسا پہلے اسکا جاری ہونا مشکل نظر آتا تھا ویسا ہی اب اسکے بند ہونیکا اندیشہ نہیں رہا - اسکے قیام کی حالت اسی سال کے انتقال سے دیکھہ لو کہ باوجودیکہ بارش کے اندیشہ سے بہت لوگ

اور موسمی مرضونکے ہولناک صدموں نے اس سال اُسکے لگنے کی امید بالکل اُٹھادی تھی اور نہ وہ پہلا ٹھاٹھ کے سامان جو پہلے سالونمیں شروع تھے سب کے سب قایم تھے تاہم دن کے دن الاعلان سے اس مویشیونکا جمع ہوجاتا اور [illegible] زرِ فیس کا وصول ہونا جو ابتدائی سالون میں بالکل معاف تھا ہمکو قایل کرتا ہو کہ اب یہہ منڈی کبھی نہیں ٹوٹیگی یہاں تک تو منڈی کے گذشتہ تواریخ ہوئی اور اب اُسکی موجودہ حالت کا کچھ ذکر کیا جاتا ہو منڈیکی آمد آمد ۸۔ اکتوبر ۸۹ء سے شروع ہوکر لغایت ۱۱ اکتوبر برابر جاری رہی کل تعداد مویشیانمیں جسمیں زیادہ تھیں اور وہی زیادہ بکیں مگر گھوڑونکا بہت کم آنا اور اُسپر بھی اچھا نہ ہونا اس ضلع کے لوگونکی کم ہمتی اور غیر ضلعونمیں منڈی کی عدم شہرت کا ثبوت دیتا ہو سب سے کم تعداد باربردار کے جانورونکا تھا اور یہہ کمی شاید اُس جدید مغربی صنعت پر دلالت کرتی ہو جسنے بہت حصہ اس سخت کام کا آگ اور پانی کے ذمہ ڈالکر ان بیچارے جانورونکو کچھ کچھ آرام دیا۔ بکری اور بھیڑ بھی تعداد میں بہت کم تھیں اور اسکی وجہ شاید یہہ ہو کہ اُس لایق ممبر نے جسکے ذمہ دار وہیں آگے یہہ غریب جانور ہوا کرتے تھے اب کے سال کچھ توجہ نہیں کی۔ گائے اور بیلونکا تعداد جو شمار تک پہونچ گیا تھا گو اوسمیں گائیں کچھ اچھی نہ تھیں مگر بیل البتہ کہیں کہیں نوجوان اور کام کے تھے۔ مختلف ممبر جو منڈیکے نگرانی پر مقرر تھے یوں تو سب کے سب اپنے مفوضہ کام کے لایق تھے مگر میاں فضل کریم خان کی اعلی لیاقتیں حقیقت میں تحسین کے قابل تھیں۔ اب منڈی کی عام حالت پر نظر ڈالنے سے صاف کہا جاسکتا ہو کہ اسکی صورت تو قایم ہوگئی مگر وہ بڑی غرض جو نمایش سے مراد ہو ابھی پوری

ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ اکثر جانور یا تو عمر رسیدہ تھے اور یا نہایت دبلے پتلے اور چھوٹی نسل کے جنکو اہل غرض محض اپنی حاجت روائی کے لیے لائے اور حاجتمند انہیں سے اپنی کارروائی کے لیے خرید کر لیگئے اس صورت میں عمدہ نسلونکی ترویج یا اُنکے ترقی دینیکا شوق جو منڈیکی اصل غرض ہو تاحال مفہوم - سانڈرس صاحب کے اختراعی اصولونمیں سے جو منڈی کی ابتدائی حالت کے لیے ضروری سمجھے گئے تھے صرف جلسے یا ارباب نشاط باقی ہیں اور وہ بھی ان پچھلے سالونمیں محض اہل علم کے لیے مختص سمجھے جاتے رہے مگر امسال ہمارے ہر دلعزیز تحصیلدار کی حسن انتظامی نے عام کو یقین دلادیا کہ یہہ جلسے عام ہیں اور غیر ملازمونکو انکے دیکھنیکا ویسا ہی استحقاق حاصل ہو جیسا ملازمونکو۔ یوں تو مسٹر بارکل صاحب ڈپٹی کمشنر آپ بھی توجہ رکھتے رہے مگر اکثر مدار انتظام کا منشی نراین داس صاحب کی حسن لیاقت پر چھوڑا گیا تھا اس لایق اور گرم عہدہ دار کی کوششوں نے انتظام کی وہ عمدگی اور درستی دکھلائی جسکی بہرحال تعریف کرنی ہی پڑتی ہو۔ ۲۰ ویں تاریخ کو آٹھ ۸ بجے کے قریب دربار ہوا اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم کیا عام خبر تھی کہ انعام کے لیے ؏عہ روپیہ ہو مگر صرف ۱۸۰ روپیہ کا دیا جانا اور نصف سے زیادہ رقم کا بجت میں رہنا معلوم نہیں کس مصلحت پر مبنی تھا حالانکہ جو مویشی انعام کے لیے انتخاب کیے گئے تھے اُنکے بڑے بہت سے جانور یوں ہی اُٹھادیے گئے اور اُنکے مالکوں کو جو بڑی تکلیفیں اُٹھا کر لائے تھے آخر مایوس ہوکر واپس جانا پڑا۔ ایکسو ما روپیہ کنچنیوں اور نقال وغیرہ کو دیا گیا مگر وہ میونسپلٹی کی مد میں سے تھا اس کو اس انعام سے کیا تعلق۔ منڈیکی موجودہ حالت کے لحاظ سے انعاموںکا کثرت سے دیا جانا امن

اصولوں پر کئی درجہ بڑھکر فوقیت رکھتا ہو جو مسٹر سانڈرس صاحب نے اسکی ابتدائی حالت کے لحاظ سے مقرر کیے تھے تعجب یہ کہ دور دراز کی منڈیونکے لیے جیسا پالم پور کی ہو یہانکے لوکل ریٹ فنڈ سے ایک بھاری رقم پہونچی جاوے اور یہانکی خاص منڈی ویسی کی ویسی ہی محروم رہے اگر اُس بجت کے روپیہ پر بھی کہیں فیاضی کا ہاتھ پھر جاتا تو یقین تھا کہ آیندہ منڈیونکے لیے بہت سی تیاریونکو حوصلہ ہوتا خیر انعام کی کمی بیشی جانے دو جیسا ہوا ہو مگر انعام کا چپ چاپ بٹ جانا معلوم نہیں کیا معنے رکھتا تھا۔

۳۶۵ - دنونمیں صرف ایکدن ایسا آتا ہو جسمیں اِس ضلع کی غریب رعایا کو اپنے پیارے اور حکیمانہ مزاج حاکم کی زبان سے ملکی فواید اور نئی نئی باتونکے سننے کا موقع ملتا ہو اور اگر وہ موقعہ بھی یوہیں چپ گپ میں نکلجاوے تو پھر بتلایئے کہ رعایا کی مایوسی کا کہاں ٹھکانہ ہو ضرور تھا کہ اُنسے بے تکلف اور مہربانی کی باتیں ہوتیں اور اُنکی کارروائیونکے حسن و قبح پر اُنکو مطلع کرکے رفع نقص اور اخذ صواب کی ترغیبیں ملتیں یہہ سچ ہو کہ ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بڑے کام کے آدمی ہیں اور کام سے انکو فرصت کم ہو مگر یہہ بھی تو ایک ملکی اور بھاری کام تھا آپ نہ سہی ضلع کے کسی اور عہدہ دار مثلاً تحصیلدار صاحب کو ہی اس امر کی ہدایت ہوتی جنکی اعلی لیاقتوں پر ہمکو کامل بھروسا تھا کہ جلسہ کو عمدہ تحریص اور ترغیب اور ایک دلچسپ اور مفید تقریر کے ساتھ برخاست کرتے انتخاب کیوقت مویشیونکے دوسالہ اور سہ سالہ ہونیکا لحاظ مرعی نہ رہنا بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں اور گو یہہ نقص کمیٹی منتخب کا ہی ہو مگر ہماری رائے میں اسکا جاری رہنا ضلع میں اچھی اچھی نسل کے مویشیونکی ترقیکا مانع ہو۔ ایک اور امر ہو جو خرابی سے خالی نہیں

سمجھا جانا بیان کرنے کے قابل ہو۔ دوم یہہ ہو کہ اس منڈی میں بیشمار بد دیانت دلال اپنے ایچ پیچ اور فن فریب سے دن دہاڑے غریب مالداروں کو لوٹتے رہتے ہیں اکثر بایع اور مشتری دونوں انکے ہاتھ سے نالاں پائے گئے یہ سچ ہے کہ انکے بیچ میں ہوئے بغیر سودا ذرا مشکل سے بنتا ہے مگر کیوں نہیں ایسا انتظام کیا جاتا جس سے ان کو ناجایز دست برد کا موقع نمل سکے اگر انکی واجبی دلالی کا فیس لینے والے عہدہ داروں کے سامنے دیا جاتا تو ا پا جاوے تو کیا اسمیں کچھ وقت ہے۔ باتیں تو ابھی بہت تسیر مگر طوالت کے خوف سے صرف ایک اور ضروری خبر کے اظہار پر اس ارٹیکل کو ختم کرتے ہیں ہمنے نہایت معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ دربار ہونے کے پہلے اس شہر کے دو نامی گرامی آدمیوں میں جو خاندانی عزت کے سوا سرکاری اعزازی منصب بھی رکھتے تھے ایک خفیف سی بات پر کچھ تکرار ہو پڑا اور یہہ تکرار بڑھتے بڑھتے ماشاء اللہ مغلظات تک پھونچا اور اگر روایت صحیح مانی جاوے تو مغلظات کی نوبت ناتھا پائی تک بڑھنے والی تھی مگر خدا نے خیر کی تعجب یہہ کہ اسوقت دو اعلی درجہ کے یورپین حاکم اور ایک انسے چھوٹے درجہ کا ہندوستانی عہدہ دار بھی کچھ بہت فاصلہ پر نہیں کھڑے تھے پس جب اس شہر کے بڑے درجہ کے آدمیوں میں تہذیب کا یہہ حال ہے تو پھر ادنی درجہ والوں کا خدا حافظ +

نور افشاں یہہ جو کچھ ہمارے لایق فایق سپرانٹنڈنٹ صاحب نے منڈی کی اصلاح کے بارے میں لکھا ہے قابل توجہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی و نیز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جالندھر کے ہے امید کہ کوئی صاحب ساکنان جالندھر میں سے یہہ پرچہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی نظر سے گذرانے تا کہ سال آیندہ میں منڈی کی اصلاح ہو

اخبارات ملکی و ولایتی

فصل جو سرکاری رپوٹ اضلاع شمال و غرب کی شنبہ گذشتہ کو شایع ہوئی تھی وہ عموماً قابل اطمینان کے ہے مگر باندہ میں کسیقدر صاف موسم کی ضرورت ہے اگرہ میں متواتر بارش ہونیکے سبب سے باجرے اور جوار کو کسیقدر نقصان پھونچا ہے اور ایسا ہی کچھ علاقہ المورہ میں ہوا ہے باقی تمام اضلاع میں فصل عمدہ ہے +

ترکی روم تار پر لندن سے خبر آئی ہے کہ شہنشاہ ترکی روم نے اپنی ملک میں چہارم حصہ محصول کا معاف کر دیا ہے اور آیندہ کو عمدہ انتظام کا وعدہ کیا ہے
اگر شہنشاہ والے ترکی روم ایسا نکرتے تو رعایا کو محصول بھی کیا کرتے کیونکہ تین برس کے قحط نے وہاں کی رعایا کو تباہ و برباد کر رکھا ہے اگر والے روم ایام گذشتہ میں تھوڑی بھی دستگیری اپنی رعایا کی کرتے تو چہارم حصہ محصول کا اب کیوں معاف کرنا پڑتا۔ اب بھی ہمکو شک ہے کہ شہنشاہ مذکور اپنے وعدہ کو وفا کرے۔

روس کی کامیابیاں ایک لندن کا اخبار نویس اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بے شبہہ روس کے تیسر ہیر نے مرو پر فوج کشی کی ہے وہ کہتا ہے کہ جو لوگ شمالی ایشیا کے جغرافیہ سے ناواقف ہیں انکو معلوم کرنا چاہیے کہ مرو نہایت ایک عمدہ مقام ہے اور ہرات سے دو سو میل شمالی طرف واقع ہے یقین ہے کہ روسی امیر فتحیاب ہو گئے ہونگے۔ کیونکہ روس کی دہشت ایسی غالب ہوئی ہے کہ اسطرف کی عمدہ عمدہ ریاستیں خوف میں ہیں۔
اگر روس نے مرو پر قبضہ کر لیا تو امیر صاحب کابل کو دیکھا چاہیے کونسی حکمت عملی کرتے ہیں یا روس کی اطاعت یا سرکار انگلشیہ کی ہدایت جو کچھ ہوگا عنقریب معلوم ہو جاویگا

برہما لکھنؤ وٹنس سے معلوم ہوا کہ ملک برہما سیلاب زدگی کے سبب تباہی کے عالم میں ہے صاحب وکیل ہندوستان بحوالہ کسی ظریف کے لکھتے ہیں کہ کیوں نہو ہماری گردوں وقار سرکار کے دشمنوں پر خدا کی مار ہوا کرتی ہے۔

آمدنی ہندوستان میں صرف سمندر کے محصول کی آمدنی پانچ مہینے میں ایک کروڑ تین لاکھ تیس ہزار روپیہ ہوئی۔ اسمیں محصول نمک کی آمدنی بھی شامل ہے

انعام صاحب اخبار وکیل ہندوستان رقمطراز ہیں کہ لوگونکو اس بات کا بہت تعجب ہے کہ سرکار نے بیس ہزار روپیہ اُن افسران پولیس کو دیا ہے جنہوں نے کرنیل فیر صاحب کے مقدمہ کی تحقیقات کی ہے۔
یہہ معلوم نہیں کہ یہہ انعام خزانہ سرکاری سے دیا گیا یا کہ ریاست برودہ سے دلوایا گیا +

ایران والے ایران نے اپنا ایک ایجنٹ امریکہ میں اس غرض سے بھیجا ہے کہ وہاں روئی بوئی جانی اور ترقی کا حال بخوبی تحقیق کرے تاکہ ایران کی زمین میں بھی روئی بکثرت کاشت کیجاوے
اگر والے ایران کا خیال اسطرف ہوا ہے تو ملکی بہتری کی تدبیر اس سے بہتر اور کوئی نہیں۔
لیکن ہمکو یہہ شک ہے جیسا یورپ سے انگروالے ایران نے ریل جاری کرنا چاہا تھا اور پھر ملتوی رکھا اسیطرح یہہ کاشت بھی نکی جاوے +

چین گورنمنٹ چین کی تلوّن مزاجی سے برٹش گورنمنٹ جنگ پر مجبور ہے
چنانچہ اب جنگی جہازوں کے رخ چین کی طرف کئے گئے +

ترکی

فساد سلطنت ترکی کی نسبت جو خبریں آجتک آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ ہو رہا ہے۔

اندور سے معلوم ہوا ہے کہ جو کارخانہ کپڑا بُننے کا دس لاکھ روپیہ کی لاگت سے طیار ہوا ہے وہ روز بروز ترقی پر ہے

خلیج فارس یہاں سنہ میں اٹھارہ لاکھ روپیہ کی تجارت کم ہوئی

ڈسٹرکٹ کانفرنس اودھ کا جلسہ

ماہ حال میں امریکن مشن کا جلسہ ڈسٹرکٹ کانفرنس شہر لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ اگرچہ وہ بلحاظ مشہود جتث کے موافق اسکی جماعت نہ تھی تاہم قریب پچاس ممبر حاضر تھے اسمیں صرف دس ملک امریکہ کے پادری ہیں تین مقرری واعظ ہیں باقی اور اکثر انکے مددگار واعظ اور اتواری مدرسوں کے مہتمم ہیں کل مدرسے ۷۰ ۔ استاد ۱۱۹ ۔ ہیں شاگرد ۲۹۴۲ شاگردہ ۱۵۵ میزان کل ۳۰۹۷ ۔ اتواری مدرسے بھی حالت ترقی پر ہیں جنمیں کم سے کم ۲۸۰۰ لڑکے اور لڑکیاں جمع ہوتے ہیں۔

پتیسما کی خبر سنا گیا کہ ماہ گذشتہ میں چچ مشن واقع فیض آباد میں بہت لوگ مذہب مسیحی کے متلاشی تھے جنمیں سے تین بالغوں نے بپتسما پایا

ماہ گذشتہ میں ڈبلا متصل نینی تال ایک شخص نے معہ زوجہ اور دو بچوں کے بپتسما پایا

بمقام نینی تال ۲۳ ۔ شخصوں نے بپتسما پایا جنمیں ۱۲ بالغ اور ۱۱ ۔ نابالغ تھے

بڑودہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ سرٹی مادھو راو کی تحریک سے احمدآباد کے مصیبت زدوں کو دینے بڑودہ سے تین ہزار روپیہ بھیجا گیا ہے یہ وہی دربار تھا کہ سوا ے پہلوانوں کے اور جگہ فیاضی نکرتا تھا مگر اب مستحقوں کو دیتا ہے جو عین سرفرازی اور عالی حوصلگی کی علامت ہے

فساد شہر پونا کے فرقہ ہنود میں بڑا فساد ہوا۔ کہتے ہیں کہ وجہ اس فساد کی یہہ ہوئی دیا نند سرستی نامی نے بت پرستی کے برخلاف ایک لکچر دیا تھا اس لکچر کی خوش کلامی اور عالی مضمون کے سبب سے نئی تعلیم یافتہ اُسکی طرف ہوگئے اور پرانے فیشن کے لوگ جو اکثر تعصب کے پتلے ہوتے ہیں علیحدہ ہوگئے پھر باہم حسد کے باعث سخت فساد ہوا۔ اہالیان پولس نے اچھا بندوبست کیا۔ اسکی مفصل خبر نتیجہ کے طور پر ہم بشرط مناسب پھر لکھینگے

سکرٹری پنجاب گورنمنٹ

پانیر لکھتا ہے کہ مسٹر اچیسن صاحب بہادر فارن ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند کے سکرٹری مقرر ہو جانے والے ہیں۔ اور چونکہ وسط ایشیا اور سرحد کے معاملات کی واقفیت اس عہدہ کے لئے ایک ضروریات سے ہے لہذا مسٹر ٹی ایچ تھارنٹن صاحب بہادر جو حال تک ایک سکرٹری گورنمنٹ پنجاب منتخب ہو چکے ہیں

تجویز مہاراجہ صاحب ہلکر نے مسٹر رام سوامی جو اندور کے ایک پادری ہیں اُنکی بی بی کو سری مت بالا صاحب کی معلمہ کے واسطے مقرر کیا ہے تاکہ وہاں عورتوں کی تعلیم ہو۔ اُنکی تنخواہ ایکسو روپیہ ماہواری مقرر ہوئی ہے یہ نہایت عمدہ بات ہے اب یقین ہے اور رؤسائے ہندوستان بھی مہاراجہ صاحب ہی کے قدم بقدم چلیں اور عورتوں کی تعلیم کیواسطے کوشش کریں

خلاصہ پنجاب گورنمنٹ گزٹ

سیٹھ گنگا رام صاحب سید جمشید شاہ صاحب۔ گرد یزی صاحب۔ شیخ پیر شاہ صاحب۔ راے زادہ تلارام صاحب غلام سرور صاحب بھٹا میونسپل کمیٹی ملتان کے ممبر مقرر ہوے۔ لفٹنٹ کرنیل ای۔ ایچ پاسک صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ نے ۱۶ ۔ اکتوبر سے تین ماہ کی رخصت تیاری میں سر لو جانے کیواسطے حاصل کی۔ مسٹر آر ڈبلیو ٹرٹیفرڈ صاحب قایمقام ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو اختیارات متذکرہ دفعہ ۳۶ ضابطہ فوجداری عطا ہوے۔ منشی سوہن لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات کو ۲۴ ستمبر سے ۱۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی کیول کشن صاحب منصف موگہ ضلع فیروزپور کو دیوانی میں تحصیلدار کے کامل اختیارات تین سو روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کو دیئے گئے۔ میجر جی جے وائل صاحب جج اسمال کاز کورٹ جالندھر نے ۲۰ ستمبر کو رخصت سے کام پر واپس آگئے۔ رپورٹ کی کرنیل او جی ایم فرگوسن صاحب کمشنر راولپنڈی کو دو برس کی فرلو رخصت پر جانیکے واسطے ایکٹ ۵ کی رخصت تیاری عطا ہوئی۔ سید ولاور علیشاہ صاحب تیسرے درجہ کے منصف مقرر ہو کر مری میں متعین ہوے دیوتا صاحب سوپرنٹنڈنٹ دفتر ضلع سرسہ تحصیلدار سرسہ درجہ چہارم مقرر ہوئے ✦

لودیانہ ہفتہ حال میں کچھ شکایت بخار کی سننے میں آتی مگر مہلک نہیں۔ ۱۵ ۔ اکتوبر سے ریل برابر لاہور پہنچتی ہے راستہ میں کچھ ہرجہ نہیں ہوتا ہے مراسلات میں دسہرہ اور منڈی جالندھر کی جو خبر درج ہے اگر ہمارے شہری صاحبان اسکو غور سے پڑھیں

[illegible]

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا